100719 ـ شرعی پردہ اور چادر کے اوصاف، کیا ہیڈ مسٹرس اور طالبات کو بھی اس کا اہتمام کرنا ہو گا ؟

سوال

میں مدرسہ تحفیظ القرآن کی ہیڈ مسٹرس ہوں، میں نے استانیوں کو ایك یا دو باریك اور شفاف قسم کے کپڑے والا نقاب پہننے سے منع کیا ہے لیکن وہ اس سے انکار کرتی ہیں، اور دلیل یہ دیتی ہیں کہ یہ حرام تو نہیں تو میں طالبات کو ایسا کرنے سے کس طرح منع کر سکتی ہوں؛ کیونکہ طالبات مدرسہ سے چھٹی کے وقت باہر جا کر اس باریك کپڑے کو کھول دیتی ہیں، اور پھر گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت بھی، اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ پورا پردہ کریں، تو لڑکیاں یہ کہہ کر انکار کر دیتی ہیں کہ معلمات بھی تو اس پر عمل نہیں کرتیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ تفصیلی جواب سے نوازیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پردہ اور عفت و عصمت کی حرص رکھنے، اور احتیاط کرنے، اور معلمات اور طالبات کی صحیح راہنمائی اور انہیں نصیحت کرنے پر آپ کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے، اور پھر یہ امانت کی ادائیگی میں بھی شامل ہوتا ہے.

دوم:

ہم مسلمان عورت کو کئی ایك پردوں والی اوڑھنی اور دوپٹے سے چہرہ ڈھانپنا واجب نہیں کر سکتے، کیونکہ واجب اور فرض تو چہرہ چھپانا ہے، چاہے یہ ایك ہی پرت سے ہو یا کئی پرتوں کے ساتھ.

شریعت اسلامیہ میں اوڑھنی اور نقاب می اباحت پائی جاتی ہے، اور جو اہل علم نقاب پہننا منع کرتے ہیں وہ اس لیے نہیں منع کرتے کہ یہ اصل میں مشروع نہیں، بلکہ بعض عورتوں کا نقاب کرنے کے طریقہ اور اس کے اوصاف میں تجاوز کرنے کی بنا پر نقاب پہننے سے منع کرتے ہیں، کہ کچھ عورتوں نے نقاب کا سوراخ آنکھوں سے بھی زیادہ کیا ہوتا ہے، جس کی بنا پر ان کے رخسار اور پیشانی کا کچھ حصہ بھی نظر آنے لگتا ہے، اور اسی طرح اوڑھنی اور دوپٹے کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے، تو یہ بذاتہ منع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے اوڑھنےکے طریقہ یعنی کپڑا اتنا باریك اور شفاف ہو کہ اس کے اندر سے بھی چہرہ صاف نظر آتا ہو تو یہ منع ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے نقاب كے متعلق دريافت كيا گيا تو ان كا جواب تھا:

" رہا نقاب: تو ابو عبيد عرب كے ہاں پائے جانے والے نقاب كا وصف بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

يہ وہ نقاب ہے جس سے آنكھ كى گولائى نظر آئے، اور ان كے ہاں اسے وصوصہ اور برقع كا نام ديا جاتا تھا.

اور اس كا حكم يہ ہے كہ: يہ جائز ہے، اس كى دليل عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ہے، وہ بيان كرتے ہيں كہ احرام والى عورت نہ تو دستانے پہنے، اور نہ ہى نقاب كرے "

اور ايك حديث ميں ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سنا آپ نے عورتوں كو احرام كى حالت ميں دستانے پہننے سے منع فرمايا "

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا احرام كى حالت ميں عورت كو نقاب پہننے سے منع كرنا احرام كے علاوہ باقى حالات ميں نقاب كرنے كے جواز پر دلالت كرتا ہے، پھر يہ كہ اس حديث سے يہ مفہوم نہيں ليا جا سكتا كہ اگر اسے غير محرم اور اجنبى مرد ديكھ رہے ہوں تو احرام كى حالت ميں اس كے ليے چہرہ ننگا ركھنا جائز ہے، بلكہ غير محرم اور اجنبى مردوں كى موجودگى ميں احرام والى عورت بھى اپنا چہرہ ڈھانپ كر ركھے گى، اور اپنى اوڑھنى اور چادر كو يا نقاب كو چہرہ پر لٹكا لے گى حتى كہ وہ مرد وہاں سے آگے نكل جائيں.

اس كى دليل عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى درج ذيل حديث ہے وہ بيان كرتى ہيں كہ:

" ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ احرام كى حالت ميں ہوتيں، جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم ميں سے عورتيں اپنى چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹكا ديتى، اور جب وہ ہم سے آگے نكل جاتے تو ہم چہرہ ننگا كر ديتيں " انتہى.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (17 / 171 ـ 172).

اور شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

اگر برقع زینت کے لیے نہ ہو بلکہ پردے کے لیے برقع پہنا جائے، اور اس کے ساتھ پردہ بھی رکھا جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ دیکھا نہیں جائیگا، بلکہ وہ اسے کسی اور چیز سے ڈھانك لےگی، لیکن جو برقع ظاہر ہو، اور پردہ نہ کرے ہم اس کے جواز کا فتوی نہیں دیتے؛ کیونکہ یہ فتنہ کا باعث ہے؛ اور اس لیے بھی کہ عورتیں اسی پر بس نہیں کرینگی، اگر عورتیں صرف ایك آنکھ کھلی رکھنے پر ہی اکتفا کرتیں ہو ہم کہتے: یہ نقاب ہے، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی معروف تھا، اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن آپ اس پر ثقہ رہیں کہ اگر آپ یہ کہیں: عورت کے لیے آنکھوں کا نقاب کرنا جائز ہے، اور وہ نقاب کے پیچھے سے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ سکتی ہے.

تو کچھ مدت اور عرصہ کے بعد اس نقاب میں وسعت اختیار کر لی جائےگی، اور اس کا سوراخ رخسار تك پہنچ جائيگا، اور آہستہ آہستہ سارا چہرہ ہی ننگا ہو جائیگا، اور عورتوں کی عادت کے متعلق معروف بھی یہی ہے، اس لیے یہ راہ بند کرنا ہی اقرب الی الصواب ہے " انتہی.

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (14) سوال نمبر (14).

اس بنا پر ہم معلمات اور باقی سب مسلمان بہنوں کو کہینگے کہ: جس نے بھی تم میں سے اپنے چہرے کا پردہ کرنا اختیار کیا اس نے اپنے لیے زیادہ ستر اختیار کیا، اور اپنے دین کے لیے اکمل چیز اختیار کي، لیکن اسے چاہیے کہ وہ اوڑھنی اور چادر اور پردہ اور نقاب کرنے میں شرعی اوصاف اختیار کرے، اس کے لیے آنکھوں سے زیادہ بڑا سوراخ کرنا جائز نہیں کہ آنکھوں علاوہ کچھ اور بھی ظاہر ہو، اور اسی طرح دوپٹہ یا پردہ اتنار باریك نہ ہو کہ اس سے چہرہ صاف نظر آ رہا ہو.

علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا:

" حفصہ بنت عبد الرحمن ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئیں تو حفصہ نے باریك دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا، تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسے پھاڑ کر انہیں موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا "

موطا امام مالك حدیث نمبر (1693) سنن بیہقی (2 / 235) اس کی سند صحیح ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہر وہ کپڑا جو جسم کا وصف ظاہر کرے، اور اسے چھپائے نہ تو اس کا کسی بھی حالت میں پہننا جائز نہیں، لیکن اس کپڑے کے ساتھ پہنا جا سکتا ہے جو وصف ظاہر نہ کرتا ہو؛ کیونکہ ایسا لباس پہننے والی عورت ننگی ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (8 / 307).

ایك چیز اور یہ ہے کہ: تحفیظ کے مرکز میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ معلمات اور طالبات کو مرکز کے اندر پردے کا التزام ضرور کروائیں، اور مرکز میں آنے سے قبل یا پھر آنے سے قبل جو کچھ ہوتا ہے، آپ اس کی ذمہ دار نہیں، صرف اتنا ہے کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت اور ان کی راہنمائی کریں، اور انہیں کسی معین چیز کے پہننا لازم مت کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے اور معلمات اور طالبات کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی ہدایت دے.

واللہ اعلم .